



## سوال

(288) ہنسی برحقیقت خوش طبعی میں کوئی حرج نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خوش طبعی کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ لہو الحدیث کے ضمن میں آتی ہے؟ یہ صراحت ضروری ہے کہ ہمارا سوال ایسی خوش طبعی کے بارے میں جس میں دین کا استہزاء نہیں ہوتا۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر خوش طبعی ہنسی برحقیقت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خاص طور پر اگر اس میں ہستات بھی نہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی فرمایا کرتے تھے اور خلاف واقعہ کوئی بات نہ کرتے، رہی ایسی خوش طبعی جو چھوٹ سے عبارت ہو تو وہ جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(وَمَنْ لَدَىٰ سِدِّثٍ فَيُكَلِّبُ لِیَضْحَکَ بِهِنَّ الْقَوْمَ، وَمَنْ لَدَىٰ وَوَمَنْ لَدَىٰ) (سنن ابی داؤد، سنن ترمذی و سنن نسائی)

”اس آدمی کے لیے بربادی ہے! جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے چھوٹ لواتا ہے۔ اس کے لیے بربادی ہے۔ پھر اس کے لیے بربادی ہے۔“ شیخ ابن باز

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

مختلف فتاویٰ جات، صفحہ: 307

محدث فتویٰ